بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — ٹیلیفون نمبر ۲۶۷۹

الفضل

روزنامہ — خطبہ نمبر — لاہور

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

یوم یکشنبہ — ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ — ۱۴ نبوت ۱۳۳۳ ہش * ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۵۴ء — نمبر ۲۰۰

عرب لیگ نے الجزائر کی تحریک آزادی کی حمایت کرنے کا فیصلہ کر لیا

نیو یارک ۱۳ نومبر عرب لیگ نے شمالی افریقہ میں فرانس کے زیر حفاظت علاقہ الجزائر کی تحریک آزادی کی مکمل حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل احمد الشکیری نے آج نیو یارک میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ عرب ممالک کے لئے لازمی ہے کہ وہ الجزائر کے محکوم عوام کی جدوجہد آزادی کی حمایت کریں۔ انہوں نے تمام آزادی پسند اور امن دوست ملکوں سے بھی الجزائر کی تحریک آزادی کی حمایت کرنے کی اپیل ہے۔ احمد الشکیری نے کہا کہ الجزائر داخلی طور پر محکوم عرب علاقہ ہے۔ اور اس کو آزادی حاصل کرنے کا پورا پورا اختیار ہے۔

حکومت کے سامنے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ عوام کی حالت سدھارنا ہے

اگر حکومت اس میں کامیاب ہو گئی تو یہ اس کا شاندار کارنامہ ہوگا۔ میجر جنرل سکندر مرزا کا بیان

لاہور ۱۳ نومبر وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا نے جو آج گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کے ہمراہ لاہور پہونچے ہیں ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے کہا کہ حکومت کے سامنے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ عوام کی حالت کو سدھارنا ہے۔ موجودہ حکومت غریبوں کی حالت سدھارنے کا پورا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئی۔ تو یہ اس کا شاندار کارنامہ ہوگا۔ اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ کر دینے کے حق میں ہیں۔ ایسا کرنا۔ ملک کے مستقبل کے لئے اچھا ہوگا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا ایک یونٹ بنانے کی بنیاد پر انتخابات کرانے کے لئے مغربی پاکستان میں ایک عبوری حکومت قائم کی جائے گی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ جب ان سے پاکستان اور افغانستان کے مشترکہ دفاع کے بارہ میں اطلاعات کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کا ہر وقت امکان ہے۔ لیکن اس کے لئے پہلے ابتدائی امور طے کرنے ہوں گے۔ یعنی دوستانہ تعلقات قائم کرنے ہوں گے۔ اس کے متعلق بات چیت جاری ہے۔ ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات قائم ہوں۔ لیکن ہم کسی کو اپنے ملک کی ایک انچ زمین دینے کے لئے تیار نہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ پنجاب سے مرکزی حکومت میں کس کو لیا جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مرکز کسی مضبوط آدمی کو لینا چاہتی ہے

قومی مفادات کو ہر حال میں مقدم رکھنے کی اپیل

پشاور ۱۳ نومبر۔ وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ قومی مفادات کو ذاتی مفادات پر مقدم کریں ڈاکٹر خانصاحب آج صبح پشاور پہونچے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر نے جان بوجھ کر دونوں ملکوں کے درمیان جو غلط فہمی پھیلائی ہوئی ہے اسے جلد دور ہونا چاہیئے۔ سرخپوشوں پر سے پابندیاں ہٹانے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی شخص کو پارٹیوں کی بناء پر نہیں سوچنا چاہیئے۔

فرانسیسی پالیسی کے خلاف مصری نشریات بند کرانے کیلئے

فرانس کی امریکہ سے استمداد

پیرس ۱۳ نومبر فرانس کے وزیر اعظم موسیو ماندیز فرانس امریکہ کے دورہ میں حکومت امریکہ سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ مصری حکومت پر زور ڈال کر شمالی افریقہ میں فرانس کی پالیسی کے خلاف اس کی نشریات بند کرا دے۔ کیونکہ اس کا خیال ہے کہ ان نشریات کے ذریعہ شمالی افریقہ کے عوام کو فرانس کے خلاف ابھارا جا رہا ہے۔ موسیو ماندیز فرانس آج امریکہ اور کینیڈا کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ صدر آئزن ہاور اور امریکی افسروں سے تین اہم امور پر بات چیت کریں گے۔ وہ تین امور مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جرمنی کے متعلق روس سے بات چیت شروع کرنے کا مسئلہ (۲) تخفیف اسلحہ کا مسئلہ (۳) اور ہند چینی کے لئے امریکی امداد کا مسئلہ

مصر نے دمشق سے اپنا سفیر واپس بلا لیا

قاہرہ ۱۳ نومبر حکومت مصر نے دمشق سے اپنے سفیر میجر جنرل علی نجیب کو واپس بلا لیا ہے کیونکہ شام نے اخوان المسلمون کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی۔ آج قاہرہ میں ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ مصر شام سے مسلسل درخواستیں کرتا چلا آیا ہے کہ دمشق میں مصر کے خلاف اخوان المسلمون کے مظاہروں کی روک تھام کی جائے لیکن شام نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مصر شام سے یہ مطالبہ بھی کر رہا ہے کہ اس نے اخوان المسلمون کے تین ممتاز اراکین کو جنہیں مصری قومیت سے محروم کر دیا گیا ہے شام میں ٹھہرنے کے لئے ویزا دیا ہے۔ حکومت مصر نے یہ بھی درخواست کی تھی

اخوان المسلمون کے چند ورکنوں کی گرفتاری

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ مصر میں اخوان المسلمون کے چند اور کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسمٰعیلیہ میں پولیس نے ہتھیاروں کے ایک خفیہ گودام کا پتہ لگایا ہے۔ نیز پورٹ سعید میں ایک ایسے شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جو سڑک کے کنارے اسلحہ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

خواجہ شہاب الدین کی پشاور سے روانگی

پشاور ۱۳ نومبر۔ صوبہ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین آج رات پشاور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ نامزد گورنر خان قربان علی خان کو چارج دیں گے۔ خان قربان علی خاں آج کوئٹہ سے کراچی پہونچے۔

نیوزی لینڈ کے عام انتخابات

ولنگٹن ۱۳ نومبر نیوزی لینڈ کے عام انتخابات میں وزیر اعظم سڈنی ہالینڈ کی نیشنل پارٹی کو اکثریت ۴۴ حاصل ہو گئی ہے۔ نیشنل پارٹی کو ۴۳ اور لیبر پارٹی کو ۳۷ نشستیں ملی ہیں۔

گورنر جنرل کی لاہور میں آمد

لاہور ۱۳ نومبر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج بذریعہ ہوائی جہاز ایک دن کے لئے لاہور پہونچے آج سہ پہر انہیں اہل پنجاب کی طرف سے شالامار باغ میں عصرانہ دیا گیا۔ وہ کل صبح مشرقی بنگال روانہ ہو جائیں گے۔ راستہ میں وہ لکھنؤ کے قریب دیوا شریف کی بھی زیارت کریں گے۔ اور پیر کو ڈھاکہ پہنچیں گے۔

مسٹر نہرو کو روس آنے کی سرکاری دعوت

نئی دھلی ۱۳ نومبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر نہرو نے آج نئی دھلی میں بتایا کہ مجھے روس آنے کی سرکاری طور پر دعوت موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ لیکن ابھی جانے کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعل قرۃ
عینی فی الصلوٰۃ (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ :- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے محبوب بنائی گئی ہے۔ تمہاری دنیا سے عورت اور خوشبو۔ مگر میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

الفتنۃ اشد من القتل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ عفو الملوک ابقاءٌ للملک بادشاہوں کا معاف اور درگزر کرنا ملک کو باقی رکھنے کے مترادف ہے۔ حضور کا یہ پُرحکمت کلام ہمیں اس طرف رہنمائی کرتا ہے کہ بادشاہوں کے معاملات میں دخل اندازی اور حکومت کے معاملات پر نکتہ چینی اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اسی وجہ سے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے "رموزِ سلطنت خویش خسرواں دانند" کہ اپنی سلطنت کے اوامر ارشادات اور باریک قانون کو بادشاہ خوب سمجھتے ہیں۔ اور درحقیقت یہ اصل قرآن کریم سے ہی لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- فلا وربک لایومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم۔ (نساء ع ۹) کہ پروردگار کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک تجھے اپنے متنازعہ فیہ امور میں حاکم نہ بنائیں۔

واضح ہو کہ جب ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے حکومت عطا کرتا ہے۔ تو حکومت اور فیصلہ جات کی قوت بھی اسے عطا کرتا ہے ایسے موقعہ پر اس کے فیصلہ جات کو ماننا اور اس کے ساتھ تعاون کرنا نہایت درجہ ضروری امر ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کی جگہ ابو عبیدہ ابن جراح کو کمانڈر انچیف مقرر کردیا۔ سب مؤرخ اس تبدیلی سے حیران ہیں۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ سب نے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ حتیٰ کہ خالدؓ نے بھی تعاون دکھایا۔ اس وقت گورنر جنرل نے پاکستان کی بہبودی اور بہتری کے لئے ارکان حکومت میں جوڑ توڑ بدل کیا ہے۔ اور ملک کی خراب فضاء کو اچھی فضاء میں بدلنے کے لئے نیک اقدام کیا ہے۔ جسے ۹۵ فی صدی بہی خواہان پاکستان نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور گورنر جنرل کے حق میں آواز اٹھائی ہے۔ درحقیقت یہی وہ طریق ہے جسے اسلام پسند کرتا ہے اور جس کی تلقین کرتا ہے۔ چونکہ آیت ومن شر حاسد اذا حسد کے ماتحت حاسدین کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے پیش نظر ضروری ہے کہ جہاں ایسی باتیں ہوں ان کا وہیں قلع قمع کیا جائے۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ اسلام کا تو یہ حکم ہے کہ "تعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کہ اے مسلمانو! نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور تعاون سے پیش آؤ۔ گناہ اور دشمنی اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ لیکن دیکھا یہ جاتا ہے کہ اثم اور عدوان کے کاموں میں تعاون کیا جاتا ہے۔ بلکہ خوب پیٹھ ٹھونکی جاتی ہے مگر نیکی اور تقوے کے کاموں میں تعاون نہیں کیا جاتا۔ اگر کسی کے دل میں تعاون کا خیال بھی آتا ہے تو وہ حاسدوں سے ڈر کر خاموشی اختیار کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ المومن لیس بجبان کہ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ اسے اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کرنا چاہیئے اور ڈرنا نہیں چاہیئے۔

اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مصر اور حکومت پاکستان میں ایسے عناصر ہیں جو حکومت کے دل سے خواہاں نہیں۔ اُن سے نقصان کی امید تو ہو سکتی ہے مگر تائید اور تعاون کی کبھی امید نہیں ہو سکتی پس ایسے لوگوں کے خلاف آواز اٹھانا اور حکومت کی مدد کرنا سچے مسلمان کا کام ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان۔ یعنی اے لوگو اگر تم میں سے کوئی ناپسندیدہ امر دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے درست کر دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل سے بُرا منائے اور یہ بہت کمزور ایمان ہے — یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی ہے کہ حکومت مصر نے شر پسند عناصر اخوان المسلمون پر کڑی گرفت شروع کر دی ہے۔ اسی طرح وزیر داخلہ حکومت پاکستان کے تازہ اعلان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان بھی متعصب اور انتہا پسند جماعتوں کو پاکستان کی بدترین دشمن قرار دیتی ہے اور ان کے خلاف قدم اٹھایا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ حکومت کو ایسے عناصر سے محفوظ فرمائے اور اس کی مضبوطی کے سامان پیدا کر دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ کلام

بادشاہی سے ہے بڑھ آشنائی آپکی

لاکھ دوزخ سے بھی بدتر ہے جدائی آپکی
بادشاہی سے ہے بڑھ کر آشنائی آپکی

اِک نگہ میں زالِ دنیا چھین کر دل لے گئی
رہ گئی بیکار ہو کر دلربائی آپکی

مُسلمِ بیچارہ قیدِ عیسوی میں ہے پھنسا
یہ خُدائی کفر کی ہے یا خدائی آپکی

حُسن و احساں میں نہیں ہے آپکا کوئی نظیر
آپ اندھا ہے جو کرتا ہے بُرائی آپکی

اُس کا ہر ہر قول حُجت ہے زمانہ بھر پہ آج
میرزا میں جلوہ گر ہے میرزائی آپکی

الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور کا مستحسن اقدام

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے الفضل کو ایک سو نئے خریدار مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں مکرم ... صاحب مقامی نے مجلس کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر دفتر الفضل کو مبلغ چالیس روپے ادا بھی فرما دیئے ہیں۔ الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ مستحسن اقدام قابل مبارکباد ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ دوسری مجالس اور جماعت ہائے احمدیہ بھی الفضل کی اشاعت کو وسیع کرنے میں اسی طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی تا احباب تربیتی رشادات کے اس ذریعہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

چندہ لازمی ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

رجسٹر روزنامچہ جو نظارت بیت المال کی طرف سے ہر جماعت کو مہیا کیا جاتا ہے۔ اس میں مستقل ہدایت درج ہے کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تک ربوہ پہنچ جائے۔ لہٰذا عہدیداران مال کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

خطبہ جمعہ

۱۶۶

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی خاطر ملک کو فتنہ و فساد سے بچائے رکھے

اگر ہم نیک ارادوں کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ تو خواہ کتنے ہی کمزور ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں مایوس نہیں کرے گا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج بھی میں گذشتہ دو جمعوں کے خطبات کے تسلسل میں بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے جمعہ کے خطبہ میں میں نے جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ انہیں اپنی دعائیں جاری رکھنا چاہئیں۔ کیونکہ ہمارا ملک ایک نہایت ہی

نازک دور

میں سے گزر رہا ہے۔ کچھ خبریں تو اخبارات میں چھپ جاتی ہیں۔ اور کچھ خبریں اخبارات میں نہیں چھپتیں۔ بلکہ منہ درمنہ پھیلتی ہیں۔ اور یہ ساری کی ساری خبریں ہمیں بتاتی ہیں کہ ہمارا ملک ابھی فتنہ اور فساد کے خطرہ سے باہر نہیں ایک طرف حکومت کے سربر آوردہ لوگ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح ایسے نظام کو قائم رکھ سکیں جو

ملک کی بہبودی

اور اس کی ترقی کا موجب ہو۔ تو دوسری طرف یہ پروپیگنڈا ہے۔ کہ جس نظام کو انہوں نے توڑا ہے۔ وہ صحیح تھا یا غلط۔ بہرحال وہ ایک جمہوری نظام کہلاتا تھا۔ اور جس نظام کو انہوں نے اب قائم کیا ہے۔ وہ صحیح ہو یا غلط بہرحال ایک آمرانہ نظام ہے۔ چاہے عملی طور پر جمہوری نظام کہلانے والا آمرانہ ہو۔ اور آمرانہ نظام کہلانے والا جمہوری ہو۔ لیکن بعض اوقات لوگ صرف ظاہری شکل کو دیکھتے ہیں باطنی شکل کی طرف نظر نہیں کرتے۔ چنانچہ بعض لوگ یہ دلیل دینا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ظاہری شکل چاہے کتنی اچھی ہو۔ لیکن جب اس کے پس پردہ آمریت نظر آ رہی ہو۔ تو یہ بات بڑھتے بڑھتے ملک سے

جمہوریت کا خاتمہ

کر دے گی۔ غرض فلسفیانہ اور منطقیانہ رنگ میں بیسیوں حجتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور اس وقت عملی طور پر پیش کی جا رہی ہیں۔ اور مخالف لوگ موجودہ نظام حکومت پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں۔ اور ایسے ارادے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اس نظام حکومت کا مقابلہ کریں گے ظاہراً تو وہ یہی کہتے ہیں کہ وہ آئینی طور پر اس نظام کو بدلنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن ممکن ہے کہ وہ طاقت کے ذریعہ سے موجودہ نظام حکومت کو بدلنے کا طریق اختیار کریں اور اس طرح فساد پیدا ہو۔ پس ملک کے حالات ایسے نہیں کہ ہم ان پر تسلی پا جائیں۔ اور پھر وہ ایسے بھی نہیں کہ ہم انہیں محض دنیوی چیز سمجھ کر نظر انداز کر دیں۔ اس لئے کہ وہ ہم پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور آئندہ اثر انداز ہوں گے۔ جو جماعت اکثریت میں ہوتی ہے۔ وہ اپنی اکثریت کی وجہ سے یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ ان حالات کا ان کی ذاتوں پر اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ اکثریت کی وجہ سے ان کے اندر

نظام بدلنے کی طاقت

ہوتی ہے۔ پس ان کا جسم بھی محفوظ رہتا ہے۔ اور دین بھی محفوظ رہتا ہے۔ لیکن جب کوئی جماعت تھوڑی تعداد میں ہو۔ اور اس کے افراد کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہو۔ ان کے حقوق پر اگر پابندیاں لگا دی جائیں۔ اور ان کی آزادی کو سلب کر لیا جائے۔ تو یہ بات ان کے لئے جسمانی ہی نہیں بلکہ دینی بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ انہیں نہ دینی حالات کے بدلنے کی توفیق ہوتی ہے۔ اور نہ جسمانی حالات کے بدلنے کی طاقت ہوتی ہے۔ پس موجودہ حالات ہماری جماعت کے لئے ایسے نہیں۔ کہ وہ نظر انداز کئے جا سکیں۔ اس لئے ہمیں ہر وقت دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

بہرحال اب تک جو کچھ ہوا ہے۔ اس کی بہت سی شکلیں بظاہر نیک معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ایک چیز ایسی ہوا کرتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے خاص مقبول بندوں کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ اس کے متعلق یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا منشاء بھی یہی ہے اور ایک چیز ایسی ہوتی ہے۔ جو اگرچہ ہوتی تو ایسے لوگوں سے ہے۔ جو نیک اور دین سے محبت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے کام کو

خدا تعالیٰ کا کام

نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے ممکن ہے کہ گاڑی چلتے چلتے کسی جگہ اپنا راستہ بدل لے۔ جو گاڑی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ تو چاہے تیز چلے یا آہستہ۔ بہرحال سیدھی چلتی چلی جائے گی۔ لیکن جو گاڑی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ گو اسے چلاتے نیک اور دین سے محبت رکھنے والے لوگ ہی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر وقت یہ خطرہ ہوتا ہے۔ کہ شیطان انہیں دھوکہ نہ دے دے یا طاقت پا کر وہ اپنے ارادوں کو تبدیل نہ کر دیں۔ چونکہ ان کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ذمہ وار نہیں ہوتا کہ وہ اس کام کو اسی صورت میں ختم کرے جس صورت میں ان لوگوں کا ارادہ ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت میں

دعاؤں کی اہمیت

اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ گو وہ ایک نیک تحریک ہوتی ہے۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کے خاص مقبول لوگوں کے ذریعہ جاری نہیں ہوتی۔ اس لئے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں شیطان اس میں دخل اندازی نہ کرے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ دعائیں کریں۔ کہ اگر یہ نظام نیک ہو تو خدا تعالیٰ اسے چلاتا چلا جائے۔ اور اس کا کانٹا اس طرح نہ بدلنے دے۔ کہ ملک تباہ ہو جائے۔ اور یہ کہ اس نظام کو چلانے والوں کے ارادہ کو جنہیں اس نے خود مقرر نہیں کیا اپنا لے اور یہ سمجھے کہ گویا وہ اس کا اپنا ہی کام ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اسے اپنا ہی کام سمجھ لے۔ تو یقیناً اس نظام کا انجام اچھا ہوگا اور اس سے ملک میں امن اور اطمینان پیدا ہوگا۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی دعاؤں کو جاری رکھیں۔ انہیں ملک کے کچھ حالات معلوم ہیں۔ اور کچھ حالات معلوم نہیں۔ لیکن ہمیں وہ معلوم ہیں۔ کیونکہ کئی باتیں جب دوسرے لوگوں کے سامنے سے گزرتی ہیں۔ تو گو وہ احمدی نہیں ہوتے۔ مگر چونکہ وہ ہم پر

حسن ظنی

رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ ہم سے مشورہ کر لیتے ہیں۔ اس سے ہمیں کچھ نہ کچھ اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ پس پردہ کیا ہو رہا ہے۔ دوسرے لوگ بعض اوقات احمدیوں پر شبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مرکز کو حکومت کے رازوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ مثلاً جب ظفر اللہ خاں حکومت میں تھے۔ تو ان کے متعلق ہمیشہ یہ کہا جاتا تھا کہ وہ ہمیں حکومت کے رازوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ عرصہ میں جتنی خبریں ہمیں غیر احمدیوں کی طرف سے ملی ہیں۔ ان کا سواں حصہ بھی کبھی ظفر اللہ خاں کی طرف سے نہیں پہونچا۔ اگر ایک مومن مخلص کی ترقی کا سوال نہ ہوتا۔ تو شائد ہم اس بارہ میں یہ دعا کرنے سے بھی نہ ہچکچاتے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اس عہدہ سے ہٹا کر کسی اور کام پر لگا دے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے حکومت میں ہماری جماعت کی کوئی آواز نہیں رہی تھی۔ گورنمنٹ انگریزی کے زمانہ میں جب بھی کوئی ضروری امر پیش ہوتا۔ تو حکومت کے افسران ہم سے ملتے۔ اور ہماری رائے معلوم کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن جس دن سے محمد ظفر اللہ خان صاحب حکومت میں آ گئے۔ انہوں نے ہمیں ملنا ترک کر دیا۔ کہ آپ کا نمائندہ ظفر اللہ خاں ہمارے پاس موجود ہے۔ اور محمد ظفر اللہ خاں صاحب سمجھتے تھے۔ کہ میں تو جماعت کا نمائندہ نہیں میں تو حکومت کا مقرر کردہ ہوں نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت تک

ہماری آواز

پینچنی بالکل بند ہوگئی۔ قائد اعظم مرحوم سے بھی ایک دفعہ بات ہوئی۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا فکر ہے۔ آپ کا نمائندہ ظفر اللہ خاں ہمارے پاس موجود ہے۔ حالانکہ ظفر اللہ خاں ان کے نمائندے تھے ہمارے نہیں تھے۔ پس ظفر اللہ خاں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ مرکز میں پھیلنے والی افواہوں۔ اور ایسے دوسرے لوگوں سے جو ہم پر حسن ظنی رکھتے ہیں ہمیں بعض امور کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور وہ حسب موقعہ ہم سے مشورہ بھی کرتے رہتے ہیں:

جب

کشمیر کی تحریک

ہوئی۔ اس وقت بھی ہمیں ایسے ہی لوگوں سے کئی خبریں ملیں جن سے ہمیں بہت فائدہ ہوا۔ ایک دفعہ ایک ایسا واقعہ ہونے لگا تھا جس سے تحریک کشمیر بالکل تباہ ہو جاتی۔ اس وقت ایک ہندو لیڈر دیوان چمن لال تھے۔ جو دیوان رام لال کے بھائی تھے۔ کانگرس میں انہیں کافی پوزیشن حاصل تھی۔ جب راجہ نے دیکھا کہ اب اسے کوئی رستہ نہیں ملتا۔ تو اس نے کانگرس کو خریدنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اس نے دیوان چمن لال سے کہا کہ میں آپ کو یورپ میں پروپیگنڈا کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اپنی ایک واقف عورت کو جو انگلستان کی مشہور جرنلسٹ اور اخباری نمائندوں میں اچھی پوزیشن رکھنے والی تھی مقرر کیا۔ اور اسے تار دیا کہ میں تمہیں ۵۰ پونڈ ماہوار دوں گا۔ اور تمہارے باقی سب اخراجات بھی ادا کر دوں گا۔ تم اخباروں میں

ریاست کے حق میں پروپیگنڈا

کرو۔ وہ عورت بہت اثر رکھنے والی تھی۔ چنانچہ اس نے پریس کے نمائندوں اور اپنے دوستوں پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ بعض کی اس نے تنخواہیں مقرر کر دیں۔ اور اس طرح کشمیر کے راجہ کے حق میں پروپیگنڈا کا انتظام کیا۔ وہ اس قسم کا انتظام کر ہی رہی تھی۔ کہ کسی مسلمان نے جس کے ہاتھ سے وہ تار گزری تھی۔ تار ٹائپ کر کے مجھے بھیجدی۔ اور لکھا۔ کہ یہ تار دیوان چمن لال کی طرف سے فلاں عورت کو گئی ہے مگر اس نے اپنا نام نہ لکھا۔ ہم سمجھ گئے۔ کہ تار کی نقل بھیجنے والا تار کے محکمہ میں کام کرتا ہے۔ اور یہ تار اس کے ہاتھ سے گزری ہے۔ میں نے اس وقت وہ نقل ولائت میں اپنے نمائندہ کو بھجوائی۔ اور اسے ہدایت کی کہ وہ اس بارہ میں فوراً کارروائی کرے چنانچہ تار ملتے ہی ہمارے نمائندہ نے اس عورت کو بلایا۔ اور کہا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔

جب وہ عورت آئی۔ تو ہمارے نمائندہ نے اسے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ دیوان چمن لال نے تمہیں یہاں ریاست کے پروپیگنڈا کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور تمہارے نام یہ تار آیا ہے۔ میں یہ تار اخبارات میں چھپوانے لگا ہوں اور یہ لکھنے لگا ہوں کہ تم فلاں شخص کے لئے اجرت پر کام کر رہی ہو۔ اور اخبارات میں جو فلاں فلاں مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ انگلستان میں یہ

سخت عیب

سمجھا جاتا ہے کہ کوئی اخباری نمائندہ کسی سے پیسے لے کر کام کرے۔ جب اس نے یہ بات سنی تو وہ سخت گھبرائی۔ اور معذرت کرتے ہوئے کہنے لگی۔ کہ میں نے تو پہلے ہی انکار کر دیا تھا۔ مگر خیر اب میں وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھوں گی۔ چنانچہ اس نے اس کام کے کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح یہ پروپیگنڈا ختم ہوا۔ پھر ایک غیر احمدی دوست نے مجھے لکھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس نے مجھے اپنا نام بھی لکھا تھا یا نہیں کہ ایک شخص جو سر کا خطاب رکھتا ہے۔ اور ایک ریاست کا وزیر اور

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس

کا ممبر ہے۔ راجہ نے اسے اس بات کے لئے مقرر کیا ہے۔ کہ وہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے ممبروں میں ریاست کے لئے پروپیگنڈا کرے۔ میں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو لکھا کہ آپ وہاں یہ چیز پیش کریں۔ کہ فلاں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا ممبر مہاراجہ کشمیر کے حق میں پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ کیا گورنمنٹ نے یہاں لوگوں کو اس لئے بلایا ہے۔ کہ وہ دوسری جماعتوں کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کریں۔ انہوں نے وزیر ہند سے بات کی۔ چنانچہ سر سیموئیل ہور جو بعد میں لارڈ ٹمپل وڈ ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس ممبر کو بلا کر کہا۔ کہ یہ نہایت بری بات ہے۔ تم یا تو وعدہ کرو۔ کہ یہ کام نہیں کرو گے۔ ورنہ میں وائسرائے ہند کو لکھوں گا۔ کہ وہ تمہاری ممبری منسوخ کر دیں۔ چنانچہ اس نے وعدہ کیا۔ کہ وہ کشمیر کے بارہ میں پروپیگنڈا نہیں کرے گا۔ اور اس طرح مہاراجہ کشمیر کی سکیم فیل ہو گئی۔ اسی طرح اور بیسیوں خبریں تھیں جو غیر احمدیوں نے بتائیں۔ اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے مختلف اطلاعات ملتی رہتی ہیں چاہے غیر احمدی علماء کے نزدیک وہ غدار ہوں بد دیانت ہوں۔ بہر حال انہیں ہم پر اعتبار ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیں بعض امور سے وقت پر آگاہ کر دیتے ہیں اور اگر باتیں تو دفتروں سے نکل کر بازاروں میں جاتی ہیں۔ اور وہاں سے ہم بھی اسی طرح سنتے ہیں جس طرح اور لوگ سنتے ہیں ہاں ہم عقل سے غلط اور صحیح میں امتیاز کرتے ہیں لوگ ایسا نہیں کرتے

پس افواہاً جو اطلاعات ہمیں ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک میں فتنہ اور فساد پیدا کرنے کے امکانات موجود ہیں۔ اور خدانخواستہ اس وقت جب کہ ہماری کانسٹی ٹیوشن بھی نہیں بنی۔ کوئی فتنہ اور فساد پیدا ہو گیا۔ تو اس کا ازالہ سخت مشکل ہو جائے گا۔ قانون بننے کی صورت میں عدالت اس کا علاج کر سکتی ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں اس کا کوئی علاج نہیں۔ ہر فریق یہ شور مچائے گا کہ آئین موجود نہیں۔ لیکن جب آئین ہو۔ تو چاہے عدالت کو اس میں دخل دینے کا حق ہو یا نہ ہو۔ جج کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔ بلکہ یہاں تک ہوتا ہے۔ کہ بعض قانون دان کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ بات درست نہیں اور اس کا اثر پڑ جاتا ہے۔ انگلستان میں آج سے بیس بائیس ۲۲ سال پہلے ایک خطرناک سٹرائیک ہوئی تھی۔ چند دن بعد وہاں کے ایک بہت بڑے قانون دان نے جو بعد میں وزارت میں بھی شامل کر لیا گیا تھا۔ لکھا۔ کہ یہ ہڑتال

قانونی طور پر ایک بغاوت

ہے۔ اس لئے حکومت اس کو دبا سکتی ہے۔ شام کو اس کا یہ مضمون شائع ہوا۔ اور دوسری صبح سٹرائیک ختم ہو گئی۔ کیونکہ ہڑتالیوں نے سمجھ لیا۔ کہ اب ہمارے معاملے میں حکومت دخل دے گی۔

پس حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر آئین بننے سے پہلے کوئی پارٹی فتنہ اور فساد پر آمادہ ہو گئی۔ تو اسے دبانا بہت مشکل ہو جائے گا۔ اور اگر اس کے خلاف فیصلہ کیا گیا۔ تو وہ کہیں گے کہ ملک میں ایسا کوئی قانون موجود نہیں۔ اس لئے جماعت کے دوست

دعائیں جاری رکھیں

اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ہر چیز خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر ہمارا ارادہ نیک ہو۔ اور ہم دعائیں کریں۔ تو چاہے ہم کتنے ہی کمزور ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں مایوس نہیں کرے گا۔ اگر خدا تعالیٰ ہماری دعائیں نہیں سنتا۔ تو پھر ہمارا یہ دعویٰ بالکل باطل ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سب طاقتیں رکھتا ہے بلکہ احمدیت کا سارا وجود محض تمسخر اور کھیل بن جاتا ہے لیکن اگر تم سچے ہو۔ تو تمہارے لئے ایک راستہ کھلا ہے۔ اور وہ رستہ دعاؤں کا ہے۔ بے شک جن ہاتھوں سے کام ہو رہا ہے وہ انسانی ہاتھ ہیں۔ لیکن اگر ہم دعائیں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ ہماری خاطر اور اسلام کی خاطر ان کے کام کو اپنی ذمہ داری میں لے لے گا۔ اور بہر اقتدار لوگوں کی خود راہنمائی فرما کر ملک کو فتنہ اور فساد سے بچا لے گا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء کی پیشگوئی اور تحریک جدید

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء والی پیشگوئی پانچ ہزار [illegible] دیئے جانے پر مشتمل ہے۔ جن پانچ ہزار سپاہیوں نے انیس سال تک متواتر اخلاص و محبت سے قربانی کی ہے۔ ان کی فہرست کتاب میں شائع ہونے کے واسطے بنائی جا رہی ہے۔ بعض احباب کے ذمہ کچھ بقایا بھی ہے۔ ان کو بقایا کی اطلاع دے کر لکھا جا رہا ہے۔ کہ وہ بقایا ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرا لیں۔ تا ان کا نام بوجہ بقایا دار ہونے کے انیس سالہ فہرست سے کٹ نہ جائے۔ پس بقایا دار ان کو فوری اور پوری توجہ سے کام لینا چاہیئے۔

اس پیشگوئی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی۔ اور واقعات بھی اس کی تائید کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح کشف دیکھا تھا۔ کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا گیا ہے۔ یہی نظارہ اس تحریک میں نظر آتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے سپاہیو! آپ کی انیس سالہ فہرست بن رہی ہے۔ اور اس میں انیس سال پورے ادا کرنے والوں کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ کیا آپ کا نام بھی درج ہو چکا ہے؟ [illegible] المال تحریک جدید ربوہ)

ضرورت مختار عام

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے لئے ایک اہل مستعد اور دیانت دار مختار عام کی ضرورت ہے۔ جو محکمہ مال کے امور سے بخوبی واقف ہو۔ اس آسامی کا گریڈ ۱۳۰-۵-۸۰ ہے۔ اس گریڈ کی ابتدائی تنخواہ ۸۰/- اور ۱۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل ایڈریس پر بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ معاملہ طے کریں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

اسلام میں زکوٰۃ وصدقات کی اہمیت اور ضرورت

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ اسلام مقیم امریکہ

(۴)

سرمایہ دار اور مزدور کی منافرت کا علاج

مغربی تہذیب کی لعنتوں میں سے ایک بدترین لعنت سرمایہ دار اور مزدور کی جنگ ہے۔ اس دجالی تمدن نے انسانیت کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک طرف سرمایہ دار ہے اور دوسری طرف مزدور۔ اور ان کے درمیان منافرت کی وسیع خلیج۔ سرمایہ دار مزدور کی زیادہ سے زیادہ محنت و مشقت کا طالب ہے۔ اور کم سے کم مزدوری دینے کا روادار! مزدور کو اپنی مزدوری سے کام ہے۔ اور سرمایہ دار سے نفرت۔ نتیجہ کیا ہے؟ لیبر یونینز (مزدوروں کی انجمنیں) دوسرے مفید اور فلاحی کام کرنے کی بجائے سٹرائکوں اور ہڑتالوں کی منظم تحریکیں کرتی رہتی ہیں۔ بڑے بڑے کارخانے بند ہو جاتے ہیں۔ تجارت کو خطرناک دھکا لگتا ہے اور قوم کی ساہوکارنی شروع ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ انگلینڈ کی بندرگاہوں کے مزدوروں کی ہڑتال میں ملک کو اغذیہ کی مناسب مقدار پہونچنی بھی مشکل ہو گئی تھی۔ کمیونزم اگر اس کے مقابلہ میں مزدور کو کچھ دلاتا ہے۔ تو اسے انسان بن کر نہیں رہنے دیتا۔ بلکہ اسے ایک بہت بڑی مشینری یعنی حکومت کا بے حس کل پرزہ بنا دیتا ہے۔

اسلام نے ان تمام نقائص اور سرمایہ دار اور مزدور کی اس جنگ کا زکوٰۃ کے ذریعہ نہایت لطیف اور نہایت مکمل علاج کیا ہے۔ اس بات کے سمجھنے کے لئے یہ امر ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ زکوٰۃ کا ٹیکس آمد پر نہیں بلکہ جائداد پر ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جہاں ایک کارخانہ دار سے مزدور اپنے کام اور اپنی محنت کے بدلے میں براہ راست تنخواہیں اور مزدوری لے رہے ہوں گے۔ وہاں اس "صاحب نصاب" مالک کی جائداد میں وہ زکوٰۃ کے ذریعہ سے بالواسطہ بھی حصہ دار ہوں گے۔ یقینی امر ہے کہ اس علم کے بعد کہ وہ مالک کی جائداد میں حصہ دار ہیں وہ یہ بھی احساس کریں گے۔ کہ وہ جتنا عمدہ کام کریں گے۔ اور اپنی صلاحیتوں کو جتنا اچھی طرح کام پر لگائیں گے۔ اتنے ہی شاندار اور خوشکن نتائج پیدا ہوں گے۔ جو دونوں کی خوشحالی کا موجب ہوں گے۔ اور اس ذہنیت کے ماتحت مزدور مالک کا ہمدرد ہوگا۔ نہ کہ اس سے نفرت کرنے والا۔ مالک مزدور کو اپنا حصہ دار سمجھے گا نہ کہ ایسا غلام جس کی استعدادیں روپے کے ذریعہ خریدی گئی ہوں۔ سرمایہ دار اور غریب کے اختلافات کی خلیج پاٹ دی جائے گی۔ اور دونوں شانہ بشانہ اور دوش بدوش قوم اور ملک کے لئے مفید اور دوررس نتائج والی خدمات سرانجام دیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم (حشر ع ۱) کہ تا اموال صرف دولتمندوں میں چکر نہ لگاتے رہیں۔ بلکہ فقراء کو بھی ان میں سے بطور حق حصہ ملتا رہے۔

زکوٰۃ کے ٹیکس سے دولت مند کو فائدہ

لازمی بات ہے کہ جب دولت مند اور غریب میں یہ اشتراک عمل پیدا ہوگا۔ تو قوم اور ملک کی صنعت و تجارت زیادہ ترقی کرے گی اور زکوٰۃ کے ٹیکس سے بجائے دولت مند کو خسارہ یا نقصان پہونچنے کے فائدہ اور نفع پہونچے گا اس کے اموال میں بھی ترقی ہوگی۔ اور افراد بھی مستفید ہوں گے۔ اسی لئے زکوٰۃ دینے والوں کے متعلق اولئک ھم المضعفون فرمایا قرآن کریم میں دوسری جگہ آتا ہے۔ وما انفقتم من شیئ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین (سبا) کہ جو کچھ بھی تم خدا کی راہ اور اس کے بتائے ہوئے مقامات پر خرچ کرتے ہو۔ تو اس سے تمہیں کوئی خسارہ نہ پہونچے گا۔ کیونکہ وہ مالک الملک اس کی بجائے نہ صرف اور دے گا — بلکہ خیر الرازقین ہونے کی بناء پر اس سے بہتر عطا کرے گا۔ اس لئے اس سودے میں نفع ہی نفع ہوگا۔ پس اسلام نے زکوٰۃ کے ذریعے سے امیر و غریب۔ سرمایہ دار اور مزدور۔ اغنیاء اور فقراء کی منافرت کو مٹایا ہے۔ مگر کسی ایک طبقے کو نقصان پہنچا کر اور اس سے مالا یطاق اور ناجائز قربانی کرا کر نہیں۔ بلکہ دونوں کو یکساں فائدہ پہونچا کر۔ یہ خوبی اسلام کے باہر کسی اور نظام میں ہمیں نظر نہیں آتی۔

مسابقت کی روح کا قیام

احباب! ارتقاء کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جسے مذہب اور سائنس دونوں تسلیم کرتے ہیں۔ انسان کی قوتیں اور استعدادیں ترقی کرتی رہتی ہیں اور اس ارتقاء کی بنیاد یہ ہے۔ کہ مقابلے کی روح ہمیشہ جاری رہے اور افراد اور قومیں مسابقت کی مسلسل اور پیہم کوشش میں لگی رہیں ہر وہ نظام جو مسابقت کی روح کو اس کی تمام خوبیوں کے ساتھ قائم رکھتا ہے۔ وہ دنیا اور بنی نوع انسان کے لئے مفید ہے۔ اور ہر وہ نظام جو اس روح کو مٹاتا ہے۔ وہ انسانوں کے لئے مضر ہے دنیا کا ہر وہ نظام جو اشتراکی بنیادوں پر قائم ہے۔ مسابقت کی سچی روح کو سلب کرتا۔ اور مٹا دیتا ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک انسان اپنی محنت کے پھل کی امید کے بغیر اپنی کوششوں کو مقابلے کی روح کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھ سکے سوشلزم میں کام کرنے والا جانتا ہے کہ آگے نکل جانے کی صورت میں بھی اس کی کوششوں کو امتیاز نہ بخشا جائے گا۔ اور اس کی سعی مثمر نہ ہوگی۔

پس مسابقت کی روح کا قیام سوشلزم اور کمیونزم میں محال ہے۔ باقی رہا۔ کیپٹلزم اور اس کی بنیادوں پر قائم ہونے والے نظام سو ان میں بھی حقیقی مسابقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ جب روپیہ جو کہ مسابقت کا ایک ضروری ذریعہ ہے۔ قوم کے بہت بڑے حصہ یعنی فقراء و غرباء کے پاس نہ ہوگا۔ تو مسابقت کا سوال ہی پیدا نہ ہو سکے گا۔ پس یہ دونوں قسم کے نظام ناقص ہیں۔ ان کے مقابلے پر اسلام نے زکوٰۃ کے ذریعہ ان تمام نقائص کو دور کر دیا ہے۔ جہاں ہر ایک انسان جو اپنی محنت اور صلاحیتوں اور ذرائع کی وسعت اور کشائش کے ذریعہ آگے نکل جانے پر محنت کا پھل بھی لے سکے گا۔ اور فقراء زکوٰۃ کے ذریعہ سے روپیہ حاصل کر کے اس مقابلے میں شامل بھی ہو سکیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ روح مسابقت بدرجۂ کمال کام کرے گی۔ ادنےٰ سے ادنےٰ آدمی کو اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات اور مقامات کے حصول کا ہمیشہ موقعہ ہوگا۔ اور تمام ذہنی استعدادیں بروئے کار آئیں گی۔ قوم کا ہر حصہ فعال ہوگا۔ ناقص اور بے کار اور بے حرکت حصے قوم کے لئے لعنت اور بار نہ بنیں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تمام بنی نوع انسان کی ضروریات بلا تکلف اور بلا دقت پوری ہوتی رہیں گی۔ ساری قوم کے سرگرم عمل ہونے کی صورت میں نتائج بدرجہا زیادہ شاندار اور وسیع ہوں گے۔

زکوٰۃ کا ٹیکس کسی کو مفلس نہیں بناتا

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس امر کے باوجود کہ زکوٰۃ کا ٹیکس ایک بھاری ٹیکس ہے۔ اور بعض دفعہ نفع کے پچاس فی صدی تک بھی پہونچتا ہے لیکن پھر بھی اس کی ادائیگی سے کوئی شخص مفلس اور دیوالیہ نہیں ہو سکتا۔ اول تو یہی بات قابل غور ہے۔ کہ زکوٰۃ کے لئے ایک نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ جس شخص کے پاس اس نصاب سے کم مال ہو۔ مثلاً اس کے پاس دو سو درہم سے کم کی چاندی ہو یا ۲۰ دینار سے کم سونا ہو یا ۲۲½ من سے کم غلہ ہو۔ یا چالیس بھیڑ بکریوں سے یا تیس گائے بھینسوں سے کم ہوں اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اس لئے غرباء تو پہلے ہی اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ باقی رہے امراء سو وہ بھی بالکل دیوالیہ نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی مخفی وجہ سے ان کا مال نہ بھی بڑھے تو نصاب کی حد تک آ کر ان سے زکوٰۃ کی وصولی رک جائیگی۔ اسلئے وہ محض اس بناء پر فقیر نہ ہو جائیں گے کہ انہیں ایک گراں ٹیکس غرباء کے لئے دینا پڑتا ہے۔ موجودہ حکومتوں اور مادی نظاموں کا اس کے مقابل پر کیا طریق ہے۔ اپنی گورنمنٹ کو ہی دیکھئے۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ بعض دفعہ ایک کسان کے کھیتوں میں ایک دانہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر وہ سود خور ساہوکار سے قرض لے کر زمین کا مالیہ دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ بسا اوقات اس کے فاقہ کش بچے گھر میں ایک روٹی کے لئے ترس رہے ہوتے ہیں۔ مگر غریب کاشتکار لگان کی ادائیگی کے لئے مارا مارا پھرتا ہے۔ اور چند گز زمین بھی اس ٹیکس کی ادائیگی سے آزاد نہیں ہوتی نتیجۃً وہ سود کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ اور ایسے سینکڑوں واقعات سننے میں آتے ہیں کہ اس چکر میں پھنس کر اس کا مال و متاع۔ مکان۔ مویشی سب دیکھتے دیکھتے غیروں کے قبضہ میں چلے گئے۔ اس بھیانک اور مہیب نقشہ کے بالمقابل زکوٰۃ کا ٹیکس اول تو زمین پر ہے ہی نہیں بلکہ پیداوار پر ہے۔ پھر ابتدائی حصہ کو کلیتہً نصاب سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی نہیں کہ بہترین پیداوار تو حکومت زکوٰۃ میں وصول کرے۔ اور ردی حصہ اس کے پاس رہنے دے بلکہ اسلامی تعلیم کی رُو سے زکوٰۃ کے لئے درمیانی قسم کا مال ہی لیا جائے گا۔ پس زکوٰۃ دینے والا اس ٹیکس کی ادائیگی سے نہ کبھی بھوکا مر سکے گا۔ نہ ہی دیوالیہ اور قلاش ہوگا۔ یہ دھڑکا اس کے لئے جان لیوا نہ ہوگا۔ کہ میرے بچے کس طرح گذارہ کریں گے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم بابو عبد الغنی صاحب انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بودہراں کچھ عرصہ سے ایک زخم کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ گو پہلے کی نسبت درد میں افاقہ ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ایم اے شکور انبالوی سٹوڈنٹ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور)

(۲) عزیزم محمد اشرف (چوہدری) ابن چوہدری محمد اعظم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائلپور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی اے کے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ عزیز موصوف کو مزید ترقیوں کی توفیق دے۔ اور سلسلہ اور قوم کے لئے مفید وجود بنائے (خاکسار تاج الدین لائلپوری از ربوہ)

کامیاب زندگی کیلئے قوت ارادی کی اہمیت

انسانی اور حیوانی دماغ میں محسوس کرنے اور سوچنے کی صلاحیت مشترک ہے۔ لیکن ارادہ کرنے کی قابلیت صرف انسانی دماغ کا خاصہ ہے۔ حیوانات محسوس کرتے ہیں۔ سوچتے ہیں۔ لیکن ارادے کی قوت سے محروم ہیں۔ ان کے اعمال ارادے کے بجائے جبلت پر مبنی ہوتے ہیں۔ انسان کو قوت ارادی دی گئی ہے۔ مگر یہ قوت اسے پیدائش کے ساتھ ہی نہیں مل جاتی۔ اسی بنا پر کہنا غلط نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک شیر خوار بچے کے اعمال و حرکات ارادی نہیں ہوتے جبلی ہوتے ہیں۔ مثلاً جب وہ روتا ہے۔ ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ یا غصہ کرتا ہے تو یہ نہیں کہیں گے۔ کہ یہ اعمال ارادے کی بنا پر سرزد ہوتے ہیں۔ انہیں طبعی اور جبلی اعمال کہا جائے گا۔

ارادے کی قوت جسمانی اور ذہنی نشو و نما کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ترقی حاصل کرتی ہے۔ مگر ترقی کی نوعیت اور مقدار سب انسانوں میں ایک جیسی نہیں ہوتی۔ اس پر ماحول اور مشق کی کیفیت اثر انداز ہوتی ہے۔ جو ماحول کسی شخص کی قوت ارادی کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ یا مشق کے مواقع بہم نہیں پہنچاتا۔ اس میں صاحب عزم شخصیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

اگرچہ ہمارا ہر عمل ارادے کے تحت ہے۔ لیکن روزانہ زندگی کے معمولات پر عموماً اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا ہم دن بھر کام میں مشغول رہتے ہیں۔ ایک دھندا شروع کر دیتے ہیں۔ اسے چھوڑ کر دوسرے میں لگ جاتے ہیں۔ ابھی ایک فیصلہ کیا۔ اس پر عمل نہیں ہونے پایا تھا۔ کہ منسوخ بھی کر دیا۔ کبھی سوچا کہ بازار جائیں پھر جی میں آیا۔ بازار نہیں جانا چاہیئے۔ لائبریری سے کتاب منتخب کرتے وقت بھی یکے بعد دیگرے اپنے فیصلے بدلتے رہے۔ تاریخ کی کتاب لینی چاہیئے اسے چھوڑیئے۔ کوئی سیاسی کتاب کیوں نہ لیں؟ مگر لائبریری سے نکلتے وقت ہمارے ہاتھ میں فلسفے کی کتاب تھی۔

یہاں کسی مرحلے پر بھی ہمارے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ ہم ارادی طور پر کوئی کام کر رہے ہیں ارادے کا خیال ہمیں اس وقت آتا ہے جب کوئی اہم فیصلہ طلب مسئلہ درپیش ہو۔ کوئی مہم سر کرنی ہو۔ کوئی بازی جیتنی ہو۔ کسی مشکل سے عہدہ برآ ہونا ہو۔ کسی عادت پر غلبہ پانا ہو۔ یا کوئی عادت پیدا کرنی ہو۔

آپ کی قوت ارادی کیسی ہے؟ کمزور یا مضبوط؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے اپنی زندگی کے لگے بندھے روزمرہ کو نہ دیکھئے یہ کوئی کسوٹی نہیں ہے۔ کسوٹی کے لئے غیر معمولی واقعات سے رجوع کیجئے۔ آپ کو کتنی ہی کامیابیاں اور ناکامیاں آپ کی قوت ارادی کے حق میں یا اس کے خلاف شہادت دیتی ہوئی نظر آئیں گی۔ مثلاً تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ایک کاروبار کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ بسم اللہ بھی ہو چکی تھی چند ہی مہینے کے بعد آپ نے اسے غیر موزوں یا مشکل پیشہ سمجھ کر ترک کر دیا۔ پھر یکے بعد دیگرے تجارت اور کاروبار کے کئی دوسرے شعبے اختیار کئے۔ اور سب کو چھوڑ کر چھوڑ دیا۔ بڑے بڑے منصوبے بنتے رہے ٹوٹتے رہے۔ کسی میں آپ مستقل مزاجی سے نہ ٹھہر سکے یہی ارادے کی کمزوری ہے۔ اس کے برعکس اگر آپ نے کوئی مہم طے کرنے کا فیصلہ کیا۔ مثلاً کسی معیوب عادت نے آپ پر غلبہ پا لیا تھا۔ آپ نے اس عادت کو ترک کرنے کا ارادہ کیا۔ اور بالآخر اس کی غلامی سے نجات پا کر ہی دم لیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ آپ ایک مضبوط قوت ارادی کے آدمی ہیں۔ آپ اپنے حالات اور قسمت میں تبدیلی کر سکتے ہیں!

ایک سوال ہے۔ کہ اگر کسی شخص کی قوت ارادی کمزور یا ناقص ہے۔ تو کیا اس کی اصلاح ممکن ہے؟ اب یقیناً ممکن ہے۔ بالکل ٹھیک اس طرح جیسے دوسرے اوصاف کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ جو قوتیں استعمال میں آتی رہتی ہیں۔ یا جنہیں مشق و مزاولت کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ وہ آپ سے آپ ترقی کرتی ہیں۔ اس کے برعکس جن اوصاف سے کام نہیں لیا جاتا وہ آہستہ آہستہ بیکار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایک مرحلے پر پہنچ کر ختم ہی ہو جاتے ہیں۔

آپ کو اپنی قوت ارادی کو مضبوط بنانا ہے۔ تو مشق کے مواقع پیدا کیجئے۔ جتنی زیادہ مشق بہم پہنچے گی یہ قوت اتنی ہی کارگر اور مضبوط ہوتی جائے گی۔ ایک ارادے کو کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ تو دوسرے ارادے کے لئے خود اعتمادی کا سامان پیدا ہو جائیگا۔ اور یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا لیکن ارادے کی مشق مناسب اور مفید کاموں ہی کے لئے مخصوص رہنی چاہیئے۔ ادنیٰ ادنیٰ بیکار مسئلوں پر فیصلے کرنا اور انہیں نبھا کر یہ سمجھ لینا کہ ارادے کی مشق ہو رہی ہے۔ بے سود طریق عمل ہے۔ یہ قوت ارادی کے حصول کا طریقہ نہیں۔ محض وقت ضائع کرنا ہے۔ مفید کاموں پر مشق کرنے ہی سے مفید نتائج کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔

قوت ارادی میں اثر و استحکام پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم زندگی کے ہر شعبے کے متعلق فیصلہ کن رائے رکھتے ہوں ہمیں یہ معلوم ہو۔ کہ دوسروں کے ساتھ ہمارا معاشرتی اور اخلاقی رویہ اور خود اپنی ذات کے ساتھ ہمارا کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ جس روپ میں ہم اپنے آپ کو دیکھنا چاہتے ہوں۔ اس کے خد و خال واضح اور قطعی شکل میں ہمارے پیش نظر ہونے چاہئیں۔ زندگی اور معاشرت سے تعلق رکھنے والے ہر مسئلے پر ہمارا ذہن بالکل صاف ہونا چاہیئے۔ جب ہم کسی عمل یا روش کو برا محسوس کریں۔ تو ہمیں حقیقی طور پر معلوم ہو۔ کہ وہ کیوں برا ہے۔ اور جب کسی عمل کو اچھا سمجھیں۔ تو اس صورت میں بھی ہمارے پاس اس کی اچھائی کی دلیل ہو۔

ہر معاملے پر سوچی سمجھی رائے قائم کر کے اور ہر چیز کی اچھائی برائی کا قطعی فیصلہ کر کے ہم اپنی قوت ارادی کی بہت کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم نے پورے غور و فکر کے ساتھ یہ نتیجہ اخذ کر لیا ہے۔ کہ اچھی شخصیت پیدا کرنے کے لئے نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اب کسی ایسے ماحول میں بھی چلے جائیں۔ جہاں شراب نوشی کی ترغیب پائی جاتی ہو۔ تو ہماری قوت ارادی ہمارے سوچے سمجھے فیصلے کا ہتھیار لے کر اس ترغیب کا بہتر طور پر مقابلہ کرے گی۔ اس کے برعکس جہاں کوئی قطعی رائے موجود نہیں ہوگی وہاں ناجائز ترغیب کا مقابلہ یا جائز ترغیب سے تعاون آسان نہیں ہوگا۔ ہمارے ارادے متزلزل ہو سکتے ہیں۔ شکست کھا سکتے ہیں۔ ناکامی دیکھ سکتے ہیں۔

ارادے کو کامیابی کی منزل تک لے جانے کا ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ خواہش اور عمل کے درمیان فاصلہ زیادہ نہ ہونے پائے۔ دونوں کے درمیان فاصلہ جتنا تھوڑا ہوگا۔ کامیابی کا امکان اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ بعض لوگ خوب سوچتے ہیں۔ بہت اچھے اور مفید ارادے باندھتے ہیں۔ اور پھر موقع مصلحت یا مناسب وقت کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں۔ آج کل آج کل کرتے وقت ضائع ہوتا رہتا ہے۔ بلاشبہ یہ بہت نقصان دہ طرز عمل ہے۔ جیسے جیسے وقت گذرے گا۔ وہ ترغیب وہ جوش و خروش جس سے کوئی ارادہ جنم لیتا ہے۔ ٹھنڈا پڑتا چلا جائے گا ارادے کی قوت آپ مضمحل ہو جائے گی۔ یہ تساہل ایک عادت کی شکل اختیار کرے گا۔ ارادے پیدا ہوا کریں گے۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ عمل تک کا فاصلہ بہت لمبا ہے۔ افسردہ ہو کر رہ جایا کریں گے۔ اس غلطی سے اجتناب کیجئے۔ جب کوئی ارادہ پیدا ہو۔ تو اس کے لئے جلد سے جلد عمل کا موقع بہم پہنچانا چاہیئے۔

ضمیر کے متعلق آپ یہ جانتے ہوں گے کہ جب ہم اس کے فیصلوں کا احترام کرتے ہیں۔ تو وہ زندگی اور قوت حاصل کرتا ہے۔ اور جب ہم اس کی تنبیہ پر کان نہیں دھرتے۔ اور کچھ عرصے تک بے پروائی اور بے توجہی کا یہ سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ تو انسانی زندگی کی یہ عظیم قوت آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔ قوت ارادہ کا بھی یہی معاملہ ہے اسے زندہ رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس سے کام لیا جائے۔ بے کاری اور بے عملی کا زنگ اسے کھا جاتا ہے۔

ارادے جذبات کے تابع ہوتے ہیں۔ جذبات کو حیات انسانی میں وہی مقام حاصل ہے جو اسٹیم کو انجن میں۔ اسٹیم سے اطمینان بخش کام لینے کے لئے یہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ سٹیم بکس میں چھید یا درز کوئی نہ ہو۔ اگر ایسا ہوگا۔ تو اسٹیم خارج ہوتی رہے گی۔ اور سلنڈر کو حرکت میں نہیں لا سکے گی۔ ہمارے جذبات کی اسٹیم بھی منہ کے راستے خارج ہو سکتی ہے۔ اپنے ارادے ہر کس و ناکس کے سامنے بیان نہ کرتے پھریئے۔ اور اپنی قوت ارادی کو ہوا میں ضائع ہونے سے بچایئے۔ اپنا منہ بند رکھئے۔ تاکہ اسٹیم اپنی پوری قوت کے ساتھ عمل کے سلنڈر کو حرکت میں لا سکے۔

کوئی ضروری نہیں۔ کہ جس فیصلے کے لئے قوت ارادی وقف کی گئی ہو۔ وہ ایک صحیح فیصلہ ہو۔ ممکن ہے نتائج ہماری توقعات کے برعکس نکلیں۔ ہم معصوم نہیں ہیں۔ ہم سے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ انتہائی غور و فکر احتیاط اور نیک نیتی کے باوجود ہم نے غلط راستہ اختیار کیا ہو۔ جہاں ہم نے فائدے کی توقع رکھی ہو۔ وہاں نقصان نظر آ رہا ہو۔ قوت ارادی کے اصول آپ کو مجبور نہیں کرتے۔ کہ آپ اس حالت میں بھی آگے بڑھتے رہیں۔ دوسرا راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر سعی و کاوش کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے۔ تو اپنی قسمت کو کوسنے اور اپنے اوپر مایوسی طاری کرنے سے ہم کہیں نہیں پہنچ سکیں گے۔ جو لوگ اپنی کوششوں میں ناکام ہونے کے بعد افسوس و ملامت کو اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں۔ وہ سب سے زیادہ نقصان اپنی قوت ارادی ہی کو پہنچاتے ہیں۔

ناکامی آپ کے غلط فیصلے کا نتیجہ ہو۔ یا ایسے حالات کا جن پر آپ کا کوئی بس نہ تھا۔ کسی صورت میں دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ زندگی ایک مقابلہ ہے۔ مقابلہ میں ہار جیت دونوں کا امکان ہے۔ اگر آپ ہار گئے ہیں تو جرأت و اعتماد کے ساتھ دوسری بازی کے لئے تیار ہو جایئے اور اپنی قوت ارادی کو ہر قیمت پر زندہ رکھیئے۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹/۱۱ کو بعد نماز جمعہ منصورہ بیگم صاحبہ دختر ملک شیر بہادر خان صاحب کا نکاح ملک محمد اشرف صاحب ولد محمد افضل خان صاحب قوم اعوان ساکن کھوڑہ ضلع جہلم سے مبلغ -/۳۰۰۰ مہر پر مولوی عبد الکریم صاحب خطیب جماعت احمدیہ خوشاب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے

(عبد الکریم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب)

خالص سونے کے زیورات، چاندی کے ظروف کپس و شیلڈ کے لئے غنی سنز جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں

اسلام احمدیت

اور

دوسرے مذاہب کے متعلق

سوال وجواب

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ڈرائی بیٹری

۱۴۶

اور

ریڈیو * بجلی * بیٹری

بمعہ گارنٹی خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ ــــ لاہور

فینسی زیورات

فینسی زیورات۔ مقامی اور بیرونی احباب صاحبان چاندی کے فینسی زیورات حسب منشاء عین وقت پر تیار کرانے کے لئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بیشمار خوشنودی کے سرٹیفکیٹوں میں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں:۔

جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور

راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی

جناب خانصاحب شیخ جمال الدین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ریلوے [illegible]

جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم بی ایس لاہور

جناب محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج [illegible]

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم بی بی ایس چھبیر سندھ

المشتہر: عزیزالدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران اندرون موچی گیٹ چوک نواب صاحب لاہور

هر قسم کی کھیلوں کے لئے بہترین بوٹ مثلاً کرکٹ بوٹ، رننگ شوز، فٹ بال بوٹ منگانے کا پتہ

شیخ مہر دین سپورٹس بوٹس مینوفیکچرز چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر۔

موتی منجن

دانت اچھے ہیں تو صحت اچھی ہے موتی منجن ہلتے دانتوں کی مضبوطی و صفائی کے لئے ازحد مفید ہے۔ مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے پائیوریا جیسی موذی مرض کو جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ مسوڑھوں کی پیپ کی پیدائش کو بند کرتا ہے۔ چند دن کے استعمال سے دانتوں کی درد دور ہو جاتی ہے۔ قیمتی اور اعلیٰ اجزاء شامل کئے گئے ہیں دانتوں کی ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ یہ منجن اپنی تعریف خود ہے آزمائش شرط ہے قیمت فی شیشی کلاں ۱۲؍ خورد ۱۰؍

ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ ضلع جھنگ

بے روزگار احمدی دوست متوجہ ہوں

ہمیں لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ سرگودہا۔ راولپنڈی۔ پشاور ملتان۔ منٹگمری اور ان کے مضافات میں مقامی۔ محنتی۔ دیانتدار اور بارسوخ دوستوں کی ضرورت ہے، جو اپنے شہر اور مضافات میں پھر کر ہمارا مال فروخت کر سکیں۔ ضرورتمند دوست اپنے مقامی امیر جماعت کی وساطت سے ہمارے ساتھ خط وکتابت کریں۔ اور شرائط نہایت آسان ہوں گی انشاء اللہ تعالے

منیجر

پلاسکو ربڑ ملز۔ شہر سیالکوٹ

اعلان

احباب یاد رکھیں۔ کہ بجلی کی وائرنگ اور تعمیر مکان شروع کرنے سے قبل اخراجات کا صحیح اندازہ لگانا ضروری ہے ورنہ نقصان کا احتمال ہوتا ہے اس مقصد کے لئے آپ **نصرت ٹریڈرس کمپنی ربوہ** کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں جہاں صحیح اندازوں کے علاوہ بجلی کی وائرنگ ماڈرن ڈیزائن کے نقشہ جات × فہرست اندازہ سامان عمارت، × فہرست اندازہ سامان بجلی پیمائش اور پل تیار کی پڑتال × تعمیر مکان کے ٹھیکے اور نگرانی کے کام معمولی کمیشن پر کئے جاتے ہیں۔ کام کی ہر طرح گارنٹی اور تسلی دی جاتی ہے غرضیکہ غرباء اور امراء کے لئے بجلی کی وائرنگ اور تعمیر مکان کی ہر کوالٹی کے تمام چھوٹے بڑے کام کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب اس اعلان سے پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار غلام حسین اوورسیر

منیجر نصرت ٹریڈرس کمپنی گول بازار ربوہ

جلسہ سالانہ پر الفضل کا خاص نمبر

اہل قلم اور مشتہرین اصحاب سے

گذارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس موقعہ پر قارئین کی خدمت میں الفضل کا خاص نمبر پیش کیا جائے گا۔ اس کی خصوصیات یہ ہوں گی سرورق عمدہ رنگین طباعت جس پر متعدد فوٹو بلاک ہوں گے۔ اہل قلم اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ اس خاص نمبر کے لئے مضامین ارسال فرمائیں۔ مشتہرین کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے ابھی سے اپنے اشتہار کے لئے جگہ معین کر دالیں۔ الفضل ایک ایسا اخبار ہے۔ جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جاتا ہے آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں (مینیجر الفضل)

سرمہ رحمت اور رحمت پلز

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے سرمہ رحمت جو رنگت میں سبز ہے کو دھندجالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ خارش۔ ککرے۔ پانی کا بہنا پلکوں کا گرنا۔ چھپروں کا گلنا۔ اور آشوب چشم (آنکھ کا دکھنا) وغیرہ امراض کو دفع کرنے کیلئے رحمت بنایا ہے علاوہ ازیں رحمت پلز کا استعمال بالخصوص جملہ پوشیدہ امراض مردانہ جس پر کوئی علاج کارگر ثابت نہ ہوا ہو نیز تبخیر معدہ، امعاء۔ ڈکاروں کا کثرت سے اور تکلیف سے آنا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ دائمی بدہضمی عام جسمانی کمزوری اور بچوں کا سوکھ جانا وغیرہ امراض کو دفع کرنے اور قدرتی صحت کو بحال کرنے کیلئے اکسیر بنایا ہے خدا تعالیٰ نے محض اپنے ہی فضل سے ان ہر دو ادویات میں کامل شفا رکھ کر میری اعانت فرمائی ہے

قیمت "سرمہ رحمت" فی تولہ ۲/۴/۲ روپے۔ رحمت پلز مکمل کورس چالیس خوراک ۲/۸ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ دواخانہ رحمت ربوہ ضلع جھنگ

روح پرور خطبات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے دوستوں اور ملنے والوں کے نام خطبہ نمبر جاری کروائیں۔

سالانہ قیمت ۶/- (مینیجر الفضل لاہور)

عورتیں کیا کریں

ایسی بیمار عورتیں جو شرم کی وجہ سے اپنی بیماری کا حال کسی پر ظاہر نہیں کرتیں وہ اپنا حال زنانہ طبی بورڈ کو لکھیں۔ یہ بورڈ ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹروں اور نرسوں پر مشتمل ہے جو بعض عورتوں کے حالات پر اچھی طرح غور کر کے ان کے لئے کسی فیس کے بغیر بہترین اور موثر تجویز کر دیتا ہے۔ تمام خط وکتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے جواب کیلئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

خانہ دواخانہ زنانہ طبی بورڈ ایمپرس پارک لاہور

بجلی کی وائرنگ۔ دیگر معلومات سیمنٹ اور عمارتی لکڑی کیلئے آئی سی ڈی کمپنی ربوہ کو تحریر فرمائیں

ریشمی۔ اونی۔ سوتی کپڑے کے لئے ناصر پال برادرز بازار کلاں شہر سیالکوٹ کو یاد رکھیں

آپ کا بچہ بھی بڑا آدمی بن سکتا ہے

بشرطیکہ آپ اپنے لخت جگر کو سکول بھیجنے سے پہلے ہمارا حیات افروز نصاب پڑھا کر (و ب ج) کے پرانے خشک ڈنڈا ہتھکنڈے کی بے جا ظالمانہ مار پیٹ سے پیدا ہونے والی لاعلاج ذہنی بیماری احساس کمتری سے بچا لیں شروع ہی سے ہمارے رنگین دلآویز نفسیاتی جدید الطرز کنڈرگارٹن قاعدے آدھ گھنٹہ روزانہ خود گھر پر پڑھا کر ہمارے نئے طریقہ کی برق رفتاری کی دولت اپنے جگر گوشے کو احساس برتری کی دولت سے مالا مال کریں اردو انگریزی بارہ کتب کے حسین جمیل سیٹ کی قیمت پانچ روپے نو آنے محصولڈاک ۸ ر کھیل کھیل میں اردو انگریزی سکھانے والے بیحد لذیذ کھلونے قیمت ۲۵ روپے

محمد منور قریشی ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل بی ٹی پرنسپل نیو ماڈل ایم آکسفورڈ کنڈرگارٹن ٹریننگ سکول سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

پیرامونٹ حسن افزا مصنوعات استعمال کر کے قومی صنعت کو فروغ دیں

— جدید سائنٹفک طریقہ پر تیار شدہ —

سر دماغ اور بالوں کی حفاظت کے لئے

پیرامونٹ ہیر آئل خوشبودار

بھٹی کا تیار شدہ

بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ اور گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۶ اونس ۱/۸ روپے

چہرے کی خوبصورتی اور جلد کی حفاظت کے لئے

پیرامونٹ سنو

(فیس کریم)

حسن کو نکھارتی اور جلد کو ملائم رکھتی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال چہرے کے داغ دھبے صاف کرتا ہے

قیمت فی شیشی دو اونس ۱۲ آنے

پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

بجنگ ایجنٹوں اور مال سپلائی کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے ...

دواخانہ خدمت خلق

مرکز احمدیت کا واحد شہرۂ آفاق

— دواخانہ ہے —

بڑی بڑی بزرگ ہستیوں نے جن میں چند ایک کے اسماء جو اس کے مرکبات استعمال کر کے سرٹیفکیٹ دے چکے ہیں درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۲) میاں ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی

(۳) ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

(۴) کیپٹن محمد سعید صاحب افسر بازار ربوہ

(۵) جناب ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فوری ضرورت

سندھ کی اراضیات کے لئے مندرجہ ذیل کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ تجربہ و تصدیق پریذیڈنٹ صاحبان جلد بھجوائی جائیں

(۱) زمین کے کام کا اور اس کے انتظام کا اعلیٰ تجربہ رکھتے ہوں۔ عملہ و مزارعین سے پوری طرح کام لے سکیں۔ محنتی اور دیانتداری سے اور خود ہاتھ سے کام کو عار نہ سمجھنے والے صحت مند کارکنان کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست میں علمی قابلیت عمر تجربہ تفصیل کے ساتھ تحریر کریں۔

(۲) چند ایسے اکاؤنٹنٹوں کی ضرورت ہے جو زمینداراہ کا اور دیگر حساب کتاب کا کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ محنتی۔ دیانتدار صحت مند احباب اپنی تعلیم۔ عمر۔ تجربہ کی تفصیل کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں

(۳) ایسے احمدی مزارعین کی ضرورت ہے۔ جو فرمانبرداری دیانتداری سے کام کرنے والے ہوں۔ زمین اعلیٰ درجہ کی نہری اراضی ہے۔ محنت اور شوق سے کام کرنے والے خاصا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ درخواستیں معہ تفصیل و تصدیق پتہ ذیل پر جلد سے جلد بھجوائیں

ایم۔ ایف سنڈیکیٹ — ربوہ ضلع جھنگ پنجاب

حب اٹھرا رجسٹرڈ

— و —

تمام ادویات

حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نور الدین کے شاگرد کی دوکان جو حضور نے سنہ ۱۹۱۱ء میں کھلوائی تھی سے خریدیں

حب اٹھرا جو دور دور تک شہرت پا چکی ہے۔

* اصل نسخہ حکیم نظام جان ۴۳ سال سے تیار کرتے ہیں۔ اور ہزاروں اشخاص بامراد ہو چکے ہیں۔

* لہذا حکیم نظام جان شاگرد حضرت نور الدین سے مستورات کی ہر قسم کی اندرونی امراض بچوں اور مردوں کے امراض کے متعلق ۴۳ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں

المشتہر: حکیم نظام جان شاگرد حکیم نور الدین چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

حب رحمت

اٹھرا کی اکسیر گولیاں جن کے بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہوں انکے لئے یہ گولیاں رحمت ہیں قیمت مکمل کورس گیارہ روپے معہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ حکیم عبداللہ رانجھا ربوہ ضلع جھنگ

موتی سرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

نور کیمیکل فارمیسی ۲۔ ویل کنگھم روڈ [illegible] لاہور

فاؤنٹین پن مرمت کی قدیمی دوکان

قائم شدہ سنہ ۱۸۹۹ء

ہمارے ہاں ہر قسم کے فاؤنٹین پن کی بہترین مرمت واجبی نرخوں پر کی جاتی ہے قیمتی قلموں کے نایاب پرزہ جات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر قسم کے فاؤنٹین پن خریدتے اور مرمت کرتے وقت **فاؤنٹین پن ورکشاپ** (نزد مسجد نیلا گنبد) **لاہور کو یاد رکھیں**

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(منیجر اشتہارات)

الفضل میں اشتہار دیکر

اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

(۱) الفضل ایک ایسا روزنامہ ہے جسے ہزارہا تعلیم یافتہ لوگ روزانہ شروع سے آخر تک پڑھتے ہیں۔

(۲) الفضل ایک ایسا روزنامہ ہے۔ جو زمین کے کناروں تک پہنچتا ہے۔

(۳) الفضل کو ایک یہ بھی خصوصیت حاصل ہے۔ کہ اس کی ایجنسیاں دنیا کے ہر چھوٹے بڑے ملک میں موجود ہیں۔

(۴) الفضل کو ایک یہ بھی امتیاز حاصل ہے کہ اس کا کوئی پرچہ ردی میں نہیں بکتا۔

(۵) الفضل کا ہر خریدار اس کے تمام پرچوں کو حفاظت سے رکھتا ہے۔ اور اپنی لائبریریوں کی زینت بناتا ہے

ایسے کثیر الاشاعت اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے روزنامہ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ نرخ بالکل واجبی ہیں

منیجر اشتہارات الفضل

زود جام عشق — مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس ایک سو روپے، دواخانہ نور الدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور